بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسافر کے مقیم ہونے کے لیے پندرہ دن ہی کیوں ضروری ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسافر کے مقیم ہونے کے لیے کسی شہر میں پندرہ دن اقامت کی نیت کرنے کا جو مسئلہ ہے، اس میں پندرہ دن تعین کی کیا وجہ ہے؟

سائل: محمد عدنان (فیصل آباد)

جواب

شرعی مسافر جب کسی ایک مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے لیے قیام کی نیت کر لے، تو اسے حکم ہے کہ قصر کے بجائے نماز مکمل چار رکعت پڑھے۔ اس مدت کو پندرہ دن کے ساتھ خاص کرنے کی بنیادی وجہ حضرتِ عبد اللہ بن عمر اور حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی وہ آثار ہیں جن میں اقامت کی کم از کم مدت پندرہ دن مقرر کی گئی ہے اور یہ فقہائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ شرعی مقادیر قیاس اور اجتہاد سے معلوم نہیں کیے جا سکتے، لہٰذا جب کوئی صحابی رضی اللہ عنہ ایسا شرعی حکم بیان کرے جو محض رائے اور اجتہاد سے معلوم نہ ہو سکتا ہو، تو وہ حدیثِ مرفوع کے حکم میں شمار ہوتا ہے، اسی بنا پر مذکورہ آثار بھی حدیثِ مرفوع کے حکم میں ہیں۔

وطنِ اقامت کے لیے پندرہ دن کا اعتبار ہو گا، چنانچہ الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی میں ہے: ”ولا يزال على حكم السفرحتى ينوي الاقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر وإن نوى أقل من ذلك قصر“ ترجمہ: مسافر سفر کے حکم (اور رخصتوں) پر ہی رہے گا یہاں تک کہ وہ کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لے۔ اور اگر اس نے اس سے کم دن ٹھہرنے کی نیت کی تو وہ قصر ہی کرے گا۔ (الھدایۃ، ج 1، ص 80، مطبوعہ بیروت)

امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ کتاب الآثار میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”إذا كنت مسافرا، فوطنت نفسك على إقامة خمسة عشر يوما، فأتمم الصلاة“ ترجمہ: جب تم مسافر ہو اور اپنے دل میں (کسی ایک جگہ) پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لو، تو نماز پوری پڑھو (یعنی قصر نہ کرو)۔ (کتاب الاثار للامام محمد، ج 1، ص 489، رقم: 188، مطبوعہ حیدر آباد، دکن)

امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ سندِ صحیح کے ساتھ حضرتِ مجاہد علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”كان ابن عمر إذا أجمع على إقامة خمس عشرة سرح ظهره وصلى أربعا“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب پندرہ دن ٹھہرنے کا پختہ

ارادہ کرلیتے، تو اپنی سواری کو (سامان اتار کر چرنے کے لیے) چھوڑ دیتے اور نماز چار رکعت مکمل پڑھتے۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ، ج 5، صفحہ 284، رقم: 8436، مطبوعہ دار کنوز اشبیلیا، الریاض)

شارحِ بخاری، امام ابن بطال علیہ الرحمۃ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں اصحاب نے فرمایا: "إذا قدمت بلدًا وأنت مسافر، وفي نفسك أن تقيم خمس عشرة ليلة، فأكمل الصلاة" ترجمہ: جب تم حالت سفر میں کسی شہر پہنچو اور تمہارے دل میں وہاں پندرہ راتیں ٹھہرنے کا ارادہ ہو، تو نماز مکمل پڑھو۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال، ج 3، ص 76، مطبوعہ ریاض)

مقادیرِ شرعیہ سماعی ہوتی ہیں، چنانچہ فتح القدیر میں ہے: "نصب المقادير لا يعرف إلا سماعا فكان للموقوف على الصحابة حكم المرفوع" یعنی شارع علیہ السلام سے سنے بغیر شرعی مقداروں کو مقرر کرنا، معلوم نہیں ہوسکتا، لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان سے موقوفاً حدیث، حدیث مرفوع کے حکم میں ہوگی۔ (فتح القدیر، ج 6، صِ 136 مطبوعہ مصر)

کبھی حدیثِ موقوف حکماً حدیثِ مرفوع کی مثل ہوتی ہے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "من المرفوع أيضا ما جاء عن الصحابي ومثله لا يقال من قبل الرأي ولا مجال للاجتهاد فيه فيحمل على السماع، جزم به الرازي في المحصول، وغير واحد من أئمة الحديث" ترجمہ: حدیثِ مرفوع کی ایک قسم یہ ہے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی ایسی خبر مروی ہو جو اپنی رائے کی بنیاد پر نہ کہی جاسکتی ہو اور اس میں اجتہاد کی گنجائش بھی نہ ہو، تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سننے پر محمول کیا جائے گا۔ امام رازی نے "المحصول" میں اور کثیر محدثین نے اسی پر جزم کیا ہے۔ (تدریب الراوی، ج 1، ص 451، مطبوعہ دار الطیبۃ)

مذکورہ روایات حدیثِ مرفوع کے حکم میں ہیں، چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "والأثر في مثله كالخبر لأنه لا مدخل للرأي في المقدرات الشرعية" ترجمہ: اس جیسے مقام میں صحابی کا قول بھی حدیث مرفوع کی طرح ہے، کیونکہ شرعی مقدار کے بیان میں قیاس کا کچھ دخل نہیں۔ (لمعات التنقیح، ج 3، ص 212، مطبوعہ دار النوادر)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو الفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: FSD-10068

تاریخ اجراء: 11 محرم الحرام 1448ھ/27 جون 2026ء